حَسْبُنَا اللّٰہ

(یعنی ہمیں اللہ کافی ہے)

23 July 2026

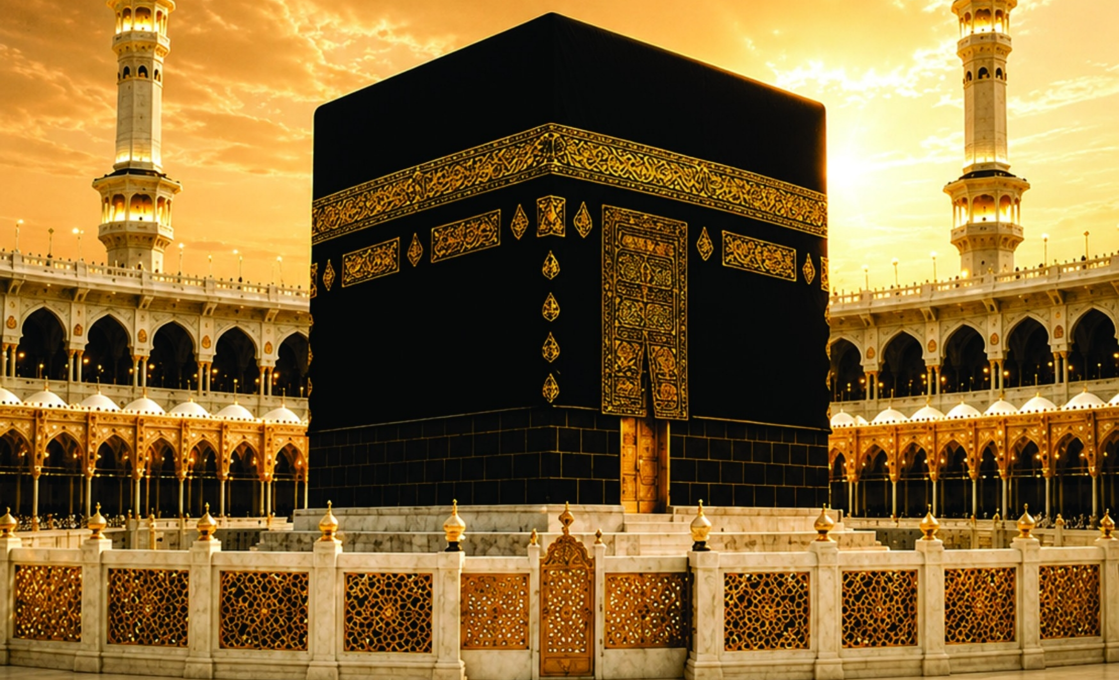

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار

اجتماعات میں ہونے والا بیان

23جولائی، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 08 صفر شریف، 1448ھ)

کو ہند بھر میں دعوتِ اسلامی انڈیا کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

حَسْبُنَا اللہ (یعنی ہمیں اللہ کافِی ہے)

﴿اللہ پاک پر کامل بھروسا کرنے اور اس راہ میں آنے والی

رکاوٹوں اور اس کے علاج پر مشتمل بیان﴾

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...دریا میں گھوڑے دوڑا دیئے...!! صفحہ: 3

✿...بدشگونی کی بُرائی پر 2 احادیثِ کریمہ صفحہ: 6

✿...کامیابی کی شرائط صفحہ: 7

✿...ہر مشکل سے نجات کا وظیفہ صفحہ: 13

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا طَیِّبَ النَّفْسِ یُرٰی فِیْ وَجْهِهِ الْبِشْرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصْبَحْتَ الْیَوْمَ طَیِّبَ النَّفْسِ یُرٰی فِیْ وَجْهِكَ الْبِشْرُ قَالَ اَجَلْ اَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَهَا۔ [1]

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت اللہ پاک کے

1 … مُسْنَدِ اَحْمد، جلد: 5، صفحہ: 509، حدیث: 16352۔

آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنُور چہرے پر خوشی کے آثار تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: اللہ پاک نے پیغام بھیجا ہے: اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا جو اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے گا، میں اس کے لئے **10** نیکیاں لکھوں گا، اُس کے **10** گُناہ مٹادوں گا، **10** درجات بلند فرماؤں گا اور اتنی ہی رحمت بھیجوں گا۔

ان پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں
ان پر سلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، صفحہ:209)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہ وآلِہ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچّی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

دریا میں گھوڑے دوڑا دیئے...!!

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا دورِ خلافت تھا، عظیم صحابیِٔ رسول حضرت سَعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ لشکرِ اسلام کے ساتھ مختلف علاقوں کو فتح کر رہے تھے، اسی دوران آپ بَہُرسِیْر نامی ایک شہر پہنچے اور اس کا گھیراؤ کر لیا۔ اس شہر کو فتح کرنے کے لئے دریائے دَجلہ کو پار کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ غیر مُسْلِموں نے اپنے شہر کو بچانے کیلئے یہ چال چلی کہ ساری کِشتیاں اپنے قبضے میں کر لیں تاکہ مسلمان دریا کو پار کر کے شہر تک پہنچ نہ سکیں۔ حضرت سَعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ جب یہاں پہنچے، کِشتیاں تلاش کیں مگر ایک بھی کِشتی نہ مِلی۔ اب پریشانی تھی کہ شہر بھی فتح کرنا ہے، دریا بھی پار کرنا ہے، کِشتی بھی کوئی نہیں ہے، اب کیا کِیا جائے۔

اسی دوران حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے ذہن میں ایک ترکیب آئی، آپ نے سارے لشکر کو جمع کیا اور فرمایا: اے لوگو! کہو...!! نَسۡتَعِیۡنُ بِاللہِ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ، حَسۡبُنَا اللہُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡل ہم اللہ پاک سے مدد چاہتے ہیں، اسی پر بھروسہ کرتے ہیں، ہمیں اللہ کافِی ہے اور وہ کتنا اچھا کام بنانے والا ہے۔ **یہ کہہ کر گھوڑے دریا میں ڈال دو...!!**

پُورے لشکر نے حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ کی اطاعت کی اور حَسۡبُنَا اللہُ کہتے ہوئے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے۔ راوِی کہتے ہیں: **اللہ پاک کی قسم! اُس دِن ایک بھی شخص دریا میں نہیں ڈوبا، سب دریا کا سینہ چیرتے ہوئے دوسرے کنارے تک پہنچ گئے۔** جب غیر مُسْلِموں نے یہ مَنظَر دیکھا تو پُکار اُٹھے: دَیو آ گئے، دَیو آ گئے۔ خُدا کی قسم! ان لوگوں سے کوئی انسان جنگ نہیں کر سکتا، ان سے تو جِنّات ہی لڑ سکتے ہیں۔[1]

1... تاریخ طبری، جلد:2، صفحہ:460 بتصرف۔

روایات میں ہے: اسلامی لشکر جب دریا پار کر رہا تھا، اس وقت حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حضرت سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے، اس پُورے راستے میں حضرت سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز (بگڑی بنانے والا) ہے۔ یہ سُن کر حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: واہ...!! کیا شان ہے...!! اب تک اسلامی لشکر نے زمین کو روندا تھا، اب دریا کا بھی سینہ چاک کر دیا ہے۔[1]

دَشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

وضاحت: یعنی اے رَبِّ کریم! تیرے دین کا پیغام عام کرنے کے لئے جنگل تو جنگل رہے، ہم نے دریا بھی نہ چھوڑے، بحرِ ظلمات (بحرِ اَوقیانوس یعنی Atlantic Ocean) میں بھی ہم نے گھوڑے دوڑا دیئے!

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ کیسا ایمان افروز واقعہ ہے، جوشِ ایمانی بڑھانے والا واقعہ ہے، ایسے واقعات کو پڑھ کر، سُن کر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کے جوشِ ایمانی کا پتا چلتا ہے، ذرا سوچئے! یہ بلند رُتبہ حضرات اللہ پاک پر کیسا بھروسا رکھتے تھے...!! بظاہِر کامیابی کا کوئی رستہ نظر نہیں آ رہا، دریا پار کرنا ہے، پُل بنا ہوا نہیں ہے، کشتیاں پاس نہیں ہیں، دریا کی لہریں جوش مار رہی ہیں مگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم کے جوشِ ایمانی نے ان لہروں کے جوش کو بھی ٹھنڈا کر دیا اور دریا کا سینہ چیرتے ہوئے گزر گئے۔

1... تاریخ طبری، جلد: 2، صفحہ: 461۔

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خُدا پر ہو
تلاطُم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

وضاحت: جن لوگوں کی نظر اللہ پاک کی رحمت پر ہوتی ہے، ارادے پکّے ہوتے ہیں، پھر اُنہیں مشکلات کی کوئی پروا نہیں ہوتی، نہ ہی وہ ان سے گھبراتے ہیں۔

آہ...!!ایمان کمزور ہو گئے

آہ! افسوس! آج ایمان کمزور ہو گئے، کہاں وہ کامِل مسلمان جنہیں بڑی بڑی طاقتیں بھی ڈرا نہ سکیں اور کہاں آج کا مسلمان جو معمولی پریشانی پر بھی دِل ہار بیٹھتا ہے ❁ کہاں وہ اُونچے رُتبے والے جو بڑے بڑے طوفانوں کا اکیلے مقابلہ کر گئے، کہاں آج کا مسلمان جو معمولی مصیبت پر شکوے شروع کر دیتا ہے ❁ اب تو لوگ مال بڑھانے کیلئے سُودِی لَین دَین کرتے ہیں، حالانکہ اللہ پاک ہی رَازِق ہے اور اُس نے برکت حلال میں رکھی ہے ❁ غُربت کے خوف سے حرام طریقے اختیار کئے جاتے ہیں ❁ لوگ نماز کا وقت گزار دیتے ہیں، اس ڈر سے کہ نماز پڑھنے گیا تو دُکان بند ہو جائے گی، نوکری چھوٹ جائے گی ❁ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اس ڈر سے کہ سچ بولا تو کام نہیں چل سکے گا ❁ لوگ شور مچاتے ہیں، بے صبری کرتے ہیں، اللہ پاک سے شکوے کرتے ہیں ❁ اور ایمان کی کمزوری دیکھئے! لوگ بدشگونی لیتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مُعَاشرے میں بدشگونی بہت عام ہے ❁ صبح صبح کسی اندھے، لنگڑے یا معذور کو دیکھ لیا تو ذہن بن جاتا ہے کہ آج کا دِن اچھا نہیں گزرے گا ❁ کوئی کام کرنے لگے، کسی نے ٹوک دیا تو کہتے ہیں: تیری کالی زبان ہے، اب یہ کام نہیں ہو سکے گا ❁ ایمبولینس (*Ambulance*) کی آواز سُن لیں تو بدشگونی لیتے ہیں ❁ کام پر نکلے، سامنے سے کالی بلّی گزر گئی تو یقین کر لیا جاتا ہے کہ

کوئی نقصان ہو گا، لہٰذا کام سے رُک جاتے ہیں ❁ آنکھ پھڑکے تو ذِہن بن جاتا ہے کہ کوئی مصیبت آئے گی ❁ کبھی نمبروں سے بد شگونی لی جاتی ہے، مثلاً 13 نمبر کو منحوس سمجھا جاتا ہے ❁ کبھی دِنوں سے بد شگونی لی جاتی ہے ❁ بعض مہینوں کو لوگ مَنْحُوس سمجھتے ہیں۔

غرض یہ ایمان کی کمزوری ہے، اللہ پاک پر بھروسا نہیں ہوتا تو اس طرح کے اُوٹ پٹانگ خیال جمتے ہیں، ورنہ اس دُنیا میں منحوس کچھ نہیں ہے، صِرْف گُناہ مَنْحُوس ہیں، گُناہوں کے ذرائع مَنْحُوس ہیں، صِرْف وہ لمحہ مَنْحُوس ہے، جس لمحے انسان گُناہ میں مبتلا ہوتا ہے، اگر ہمارے کاموں میں کچھ رُکاوٹ آتی ہے تو گُناہوں کی نحوست سے آتی ہے، اگر ہم ناکامیوں کا مُنہ دیکھتے ہیں تو گُناہوں کے سبب دیکھتے ہیں، ورنہ بد شگونی محض ایک غلط خیال ہے، وہم کے سِوا کچھ نہیں ہے۔

بد شگونی کی بُرائی پر 2 احادیثِ کریمہ

❁ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ وَلَا تُطَیِّرَ لَہٗ جس نے بد شگونی لی اور جس کے لئے بد شگونی لی گئی، وہ ہم میں سے نہیں۔[1]

❁ ہمارے نبی، سچے نبی، اچھے نبی، آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کَہانَت (غیب کی باتیں بتانا) کی یا جو تیروں کے ذریعے فال نکالے یا جو بد شگونی کی وجہ سے سفر سے لوٹ آئے، وہ شخص کبھی بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔[2]

1... مُسْنَدِ بَزَّار، جلد:9، صفحہ:52، حدیث:3578۔

2... مَجْمَعُ الزَّوائِد، جلد:5، صفحہ:144، حدیث:8487۔

کامیابی کی شرائط

پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے 4 شرطیں ہوتی ہیں: (1): واضح مقصد (2): اچھی پلاننگ (*Planning*) (3): دُرست سمت پر اَن تھک محنت (4): اللہ پاک پر کامِل بھروسہ۔ بندہ ان چاروں شرائط کو پُورا کرے تو کامیابی (*success*) مل ہی جاتی ہے، اللہ پاک کسی کی محنت کو ضائع نہیں فرماتا۔ قرآنِ کریم میں ہے:

اَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ (پارہ:4، ال عمران:171)

تَرجمۂ کَنزُالعِرفان: اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا۔

ہمارے ہاں ہوتا کیا ہے کہ لوگ ان شرائط کو پُورا نہیں کرتے، پِھر جب کامیابی نہیں ملتی تو شکوے کرتے ہیں، اپنی غلطی کبھی کالی بِلّی پر ڈال رہے ہوتے ہیں، کبھی بیچارے کسی اندھے کو منحوس کہہ کر دِل کو تسلی دے لیتے ہیں۔

کامیابی کی شرائط کی مثالیں

چاہئے یہ کہ کامیابی کی چاروں شرائط کو پُورا کریں، پِھر دیکھیں؛ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کیا کیا برکتیں نصیب ہوں گی، مثال کے طور پر ❁ گھر میں سکون چاہتے ہیں، یہ واضِح مقصد ہے، اس کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی جائے، سوچ بچار کی جائے کہ گھر میں لڑائی جھگڑے کیوں ہوتے ہیں، پِھر پُوری محنت کے ساتھ اس بنائے گئے، پلان (*plan*) پر عَمَل کیا جائے، گھر میں امن و سکون لانے کے طریقوں پر پُوری کوشش کے ساتھ عَمَل کیا جائے، ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک پر بھروسا بھی کریں، دُعائیں بھی مانگیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کامیابی ملے گی ❁ حلال روزی کمانی ہے، اس کے لئے بہترین پلاننگ کریں، بھرپُور محنت کریں، کام میں سُستی نہ

کریں، شرم جھجک کو رستے میں نہ آنے دیں، ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک پر بھروسا بھی کریں، وظیفے بھی کریں، دُعائیں بھی مانگیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رحمت شامِلِ حال ہوگی ❁ اسی طرح امتحان میں کامیابی چاہیے ❁ انٹرویو (interview) میں پاس ہونا ہے ❁ کوئی بھی بڑے سے بڑا کام کرنا ہے، اس کے لیے باقاعدہ پلاننگ کریں، سچی لگن کے ساتھ، شوق کے ساتھ بھرپُور محنت کریں اور اللہ پاک کی رحمت پر پکّا بھروسا جمائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کامیابی نصیب ہو جائے گی۔

مقصد حاصِل ہو گیا

ایک صاحِب تھے، جو طریقت کے رستے پر نکلے، انہوں نے دِل پاک کر کے اللہ پاک کا قُرْب حاصِل کرنے کے لئے کئی سال مجاہدے و ریاضتیں کیں مگر مقصد حاصِل نہ ہوا، آخر سید شاہ آلِ مُحَمَّد رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں **مارہرہ شریف** حاضِر ہوئے، عرض کیا: کتنے سال ہو گئے مگر مقصُود حاصِل نہیں ہو تا۔ شاہ آلِ مُحَمَّد رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں اپنے پاس قبول کر لیا اور خانقاہ شریف کے ایک کمرے میں ان کے ٹھہرنے کا انتظام فرمایا۔ ساتھ ہی آپ نے خادِم کو الگ سے بُلا کر حکم دیا: انہیں شام کے کھانے میں مچھلی دی جائے مگر پانی کا ایک قطرہ بھی ساتھ نہ ہو اور کھانے کے بعد فوراً دروازہ باہَر سے بند کر دیا جائے۔ خادِم نے حکم پر عمل کیا، نمازِ عشا کے بعد انہیں کھانے میں مچھلی دی گئی، جب وہ کھا چکے تو خادِم فوراً باہَر سے دروازہ بند کر کے چلا گیا۔

مچھلی تو پانی کی دِیوانی ہے، رہتی ہی پانی میں ہے، اسے پکا کر کھالیں تو بھی پانی مانگتی ہے، چنانچہ ان صاحِب کو سخت پیاس لگی مگر پانی تو تھا ہی نہیں، دروازہ باہَر سے بند تھا، خُود جا کر بھی

نہیں پی سکتے، اب یہ اندر سے چِلّاتے ہیں کہ مجھے پانی دیا جائے مگر وہاں تھا کون جو سُنتا! انہیں پانی نہ ملنا تھا، نہ ملا، رات جیسے کٹنی تھی، کٹی۔ صبح فجر کے وقت خادِم نے کمرہ کھولا، جیسے ہی دروازہ کھلا، یہ صاحِب پانی کی طرف بھاگے، جتنا پیا گیا، خُوب پیا۔ جان میں جان آئی، اب نمازِ فجر ادا کی۔ نماز کے بعد شاہ آلِ مُحَمَّد رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: خیریت ہے؟ عرض کیا: حضور! رات تو خادِموں نے مار ہی ڈالا تھا۔ ایسی گرمی میں ایک تو مجھے مچھلی کھلا دی، پانی کا ایک قطرہ تک نہ دِیا، اوپر سے کمرے کا دروازہ بھی باہَر سے بند کر دیا۔ فرمایا: پِھر رات کیسی گزری؟ عرض کیا: جب تک جاگتا رہا پانی کا خیال! جب سویا تو خواب میں بھی پانی کے سِوا اور کچھ نہ دیکھا۔ شاہ آلِ مُحَمَّد رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: طلبِ صادِق (یعنی سچی طلب) اسی کا نام ہے۔ جس مقصد تک نہ پہنچنے کی آپ شکایت (**Complaint**) کر رہے تھے (کہ اتنے سال سے مقصود حاصِل نہیں ہوا)، کبھی اس کے لئے ایسی طلب بھی کی تھی؟ اب وہ صاحِب اپنی ناکامی کی وجہ سمجھ چکے تھے، چنانچہ اب سے سچی طلب کے ساتھ مجاہدات شروع کئے، آخِر اللہ پاک کا فضل ہوا اور انہیں اپنے مقصد میں کامیابی مل گئی۔[1]

تجھ کو گر رُتبۂ عالی کی طلب ہے بھائی! | غور سے سن! تجھے ہستی کو مٹانا ہو گا
بھائیو! چاہئے گر رَبِّ محمد کی رضا | خود کو محبوب کی سُنّت پہ چلانا ہو گا

(وسائِلِ بخشش، صفحہ:185، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، صفحہ:470 ملخصًا۔

محنت کے ساتھ توَکُّل بھی ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُنیا میں مشکلات سے لڑنے، مصیبتوں سے نکلنے اور کامیابی پانے کے لئے ایک ضروری چیز تَوَکُّل بھی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پارہ:4، آلِ عمران:159)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب کسی بات کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسا کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے محبّت فرماتا ہے۔

اس آیت کے تحت **تفسیر خزائِنُ العِرفان** میں ہے: تَوَکُّل کے معنٰی ہیں: اللہ پاک پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے حوالے کر دینا۔ مقصد یہ ہے کہ بندے کا اعتماد (بھروسا) تمام کاموں میں اللہ پاک پر ہونا چاہئے۔[1]

اللہ پاک کی رحمت پر اُمّید رکھئے!

حضرت عبد اللہ بن داوٗد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: تَوَکُّل کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اَنَّ التَّوَكُّلَ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ یعنی اللہ پاک کی رحمت پر یقین رکھنے کا نام توَکُّل ہے۔[2]

معلوم ہوا؛ جب ہم کسی کام کا اِرادہ کرلیں تو اب اللہ پاک پر بھروسا رکھیں، اللہ پاک کی رحمت پر پُورا بھروسا ہو کہ میں محنت کروں گا تو رَبِّ کریم اپنی رحمت سے مجھے کامیابی ضروری عطا فرمائے گا۔ ❁ یہ ستاروں کی چال میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی کیونکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ ہمارے لئے اللہ پاک کافی ہے ❁ کالی بلّی رستہ کاٹے، پھر بھی میرے کام نہیں رُک سکتے کیونکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ ہمارے لئے اللہ کافی ہے ❁ نجومیوں (*Astrologers*) کی باتیں میرے مستقبل

1... خزائن العرفان، پارہ:4، آل عمران، زیرِ آیت:159، صفحہ:141۔
2... موسوعہ ابن ابی الدنیا، حسن الظن باللہ، جلد:1، صفحہ:60، رقم:27۔

(Future) کا فیصلہ نہیں کر سکتیں، حَسْبُنَا اللہُ ہمارے لئے اللہ کافی ہے ❁ چاند گرہن ہو یا سورج گرہن ہو، صَفَر کا مہینا ہو یا کوئی اور، منگل کا دِن ہو یا ہفتہ، میری کامیابی میں ایسی کوئی بدشگونی رُکاوٹ نہیں بن سکتی کیوں؟ اس لئے کہ میرا عقیدہ ہے: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا حاجت روا (بگڑیاں بنانے والا) ہے۔

کیوں کرنہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، صفحہ: 18)

جو تَوَکُّل کرے، اللہ اُسے کافی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حَسْبُنَا اللّٰہُ کا مطلب اَصْل میں یہ ہے کہ کسی بھی کام میں کامیابی کے مُخَالِف جو طاقتیں ہیں، یعنی ہماری کامیابی کی راہ میں جو بھی رُکاوٹ کھڑی ہے، بندہ ان کی پرواہ نہ کرے اور دِل سے یہ یقین کر لے کہ مجھے اللہ کافی ہے، جب وہ رَبِّ ذیشان میرا مددگار ہے، اگر اس کی مدد شامِلِ حال ہے تو دُنیا کی کوئی رُکاوٹ مجھے کامیابی سے ہرگز روک نہیں سکتی۔ اللہ پاک کی رحمت پر یہ سچّا اور پکّا اعتماد وہ عظیم دَولت ہے، جس سے ہمیں طاقت بھی ملتی ہے، جس سے ہمیں ہمّت بھی ملتی ہے، حوصلہ بھی نصیب ہوتا ہے اور اسی کی برکت سے بندہ ہر مشکل سے بآسانی گزر جاتا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ (پارہ: 28، الطلاق: 3)

تَرجمہ کنزُالعِرفان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: کیسی ہی مشکلات ہوں، کیسے ہی مصائِب آئیں، کامیابی کے رستے میں کیسی ہی رُکاوٹیں کیوں نہ کھڑی ہو جائیں، جو خوش نصیب اللہ پاک پر بھروسا کر لیتا ہے، رَبِّ کریم اپنی رحمت سے اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

نابینا پرندے کا تَوَکُّل

صحابیِ رَسول حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ باہَر نکلا، ہم نے دیکھا: ایک نابینا پرندہ ہے، اُسے نظر کچھ نہیں آتا اور وہ درخت پر اپنی چَونچ مار رہا ہے۔ سب کی بولیاں جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے انس! جانتے ہو یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ پاک اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ کہہ رہا ہے: **اے اللہ! تُو انصاف فرمانے والا ہے، تُو نے ہی میری آنکھوں کی روشنی دُور فرمائی ہے، مجھے بھوک لگی ہے۔**

فرماتے ہیں: ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ ایک ٹڈّی آئی اور اس پرندے کے مُنہ میں داخِل ہو گئی۔ اب وہ پرندہ دوبارہ اپنی چَونچ درخت پر مارنے لگا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے انس! جانتے ہو؛ اب یہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: یہ کہہ رہا ہے: مَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ جو اللہ پاک پر بھروسا کرتا ہے، اللہ پاک اسے کافی ہو جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... الحاوی للفتاویٰ، الفتاویٰ الحدیثیہ، مجموع الاسئلۃ الناجیۃ، صفحہ: 442۔

ہر مشکل سے نجات کا وظیفہ

پیارے اسلامی بھائیو! حَسْبُنَا اللهُ بہت بہترین وظیفہ ہے ❁ کوئی مشکل ہو ❁ کوئی پریشانی ہو ❁ غربت آ گئی ❁ کام اٹک گئے ❁ گھر میں پریشانی ہے ❁ دُکان پر پریشانی ہے ❁ آفس میں پریشانی ہے ❁ کوئی بیماری آگئی ❁ قرض چڑھ گیا ❁ کیسی ہی بڑی مشکل پیش آجائے، دِل کے یقین کے ساتھ حَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل کا وظیفہ کیجئے! اللہ پاک ہر مشکل سے نجات عطا فرما دے گا۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** جب تمہیں کوئی مشکل، پریشانی، بڑی مصیبت آجائے حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھ لیا کرو...!![1]

ہر خوف سے امان

علّامہ سیوطی شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے حدیثِ پاک ذِکْر کی، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حَسْبِيَ اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل اَمَان لِكُلِّ خَائِفٍ یعنی حَسْبِيَ اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل پڑھنا ہر خوف زدہ کو امان دیتا ہے۔[2]

حضرت امام جعفر صادق رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا ارشاد ہے: مجھے اس بندے پر بڑا تعجب ہے، جسے کسی سے ڈر ہو، وہ کیوں نہیں پڑھتا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل۔[3]

خوف سے نجات مل گئی

حضرت ابو بکر عَجَلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں باغ (**garden**) میں تھا،

1...الجامع الصغیر، صفحہ:61، حدیث:897۔
2...الجامع الصغیر، صفحہ:226، حدیث:3715۔
3...دو خزانے، صفحہ:7۔

اچانک مجھے ایک خوفناک شکل والا کالا سیاہ شخص دِکھائی دِیا (شاید وہ کوئی جن ّ تھا)، پہلے تو میں گھبرا گیا، پھر میں نے یہ پڑھنا شروع کیا: حَسْبِیَ اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل، حَسْبِیَ اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل جُوں جُوں میں یہ پڑھتا جارہا تھا وہ کالا سیاہ شخص زمین میں دَھنستا جارہا تھا، چنانچہ اس بابَرکت وظیفے کی برکت سے وہ کالا سیاہ شخص پُورے کا پُورا زمین میں دَھنس گیا اور مجھے اس سے نجات مل گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** حَسْبُنَا اللہُ بہترین وظیفہ ہے، اس کی برکت سے بڑی بڑی مشکلات ٹل جاتی ہیں۔

نبیوں کا وظیفہ

پیارے اسلامی بھائیو! حَسْبُنَا اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل نبیوں کا وظیفہ ہے۔ اللہ پاک کے پیارے نبیوں کا یہ طریقہ تھا کہ جب انہیں کوئی مُشکل پیش آتی، کوئی پریشانی آتی تو بَدشگونی نہیں لیتے تھے بلکہ اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ کرتے، اس پر بھروسا جماتے، دِل کے پکّے یقین کے ساتھ حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھا کرتے تھے۔ حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آگ کے دِن (جس دن نَمرود نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے لئے آگ جلائی تھی) اُس دِن جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو آگ کے سامنے لایا گیا تو آپ نے آگ کو دیکھ کر کہا: حَسْبُنَا اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز (یعنی بگڑی بنانے والا) ہے۔[2]

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے کامِل یقین، اللہ پاک کی رحمت پر بھروسا اور اِسی وظیفے کی

1…موسوعہ بن ابی دنیا، التوکل، جلد:1، صفحہ:152، رقم:32۔
2…حلیۃ الاولیا، جلد:1، صفحہ:51، رقم:34۔

برکت تھی کہ وہ اتنی بڑی آگ جو میلوں پر پھیلی ہوئی تھی، حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام کے لئے پھولوں کا باغ بن گئی۔

درد سے نجات مل جاتی

منقول ہے کہ لوگوں نے ایک بیمار بوڑھے شخص کو جب علاج کروانے کا کہا تو اس نے علاج کروانے سے انکار کر دیا، کہنے لگا کہ صبر کرنے والوں نے علاج سے بہتر حل دیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، علاج سے بہتر حل کیا ہے؟

بوڑھے شخص نے پارہ:23 **سورۂ زُمَر** کی آیت:10 تلاوت کی:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا۔

پھر کہنے لگا: میں کسی چیز کو صبر کے برابر نہیں سمجھتا اور علاج کروانے سے انکار کر دیا، اس کے بعد جب بھی اس کو درد کی شدّت کا احساس ہوتا تو وہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھ لیتا تو اس کے درد کی شدّت ختم ہو جاتی۔[1]

ایک اَہَم وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک وضاحت کر دُوں؛ اللہ نہ کرے کوئی مرض، بیماری آجائے تو عِلاج کروانا چاہئے کیونکہ عِلاج کروانا سُنّت سے ثابت ہے، البتہ وہ نیک لوگ جو تَوَکُّل کے بلند ترین مقام پر پہنچے ہوتے ہیں، وہ بعض دفعہ اللہ پاک پر یقین رکھتے ہوئے عِلاج نہیں

1 ... موسوعہ ابن ابی دنیا، الصبر والثواب علیہ، جلد:4، صفحہ:51، رقم:132 ملخصًا۔

کرواتے، یہ اُن کے حق میں درست ہے۔ ہمیں چاہئے کہ عِلاج ضرور کروایا کریں۔ ہاں! روحانی علاج (یعنی قرآنی آیات اور قرآن و حدیث میں بتائے گئے وظیفوں، تعویذ وغیرہ کے ذریعے عِلاج کروانا) زیادہ بہتر ہوتا ہے کیونکہ شِفَا دینے والی ذات اللہ پاک ہی کی ہے اور اس کے ناموں میں شفا ہے۔ اس کے عِلاوہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے میڈیکل وغیرہ کے ذریعے بھی عِلاج کروالینا چاہئے۔

اللہ پاک کافی ہو جائے گا

حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جو بندہ صبح و شام سات سات مرتبہ یہ وظیفہ پڑھ لے: حَسْبِیَ اللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ...!! اللہ پاک دُنیا و آخرت کی تمام مشکلات کے لئے اسے کافی ہو جائے گا۔[1]

شجرہ قادریہ عطّاریہ کا ایک وظیفہ

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ہمارے پاس یہ کتنا پیارا وظیفہ ہے...!! ❁ کوئی مشکل ہو ❁ کوئی پریشانی ہو ❁ کوئی مصیبت آجائے ❁ قرض چڑھ گیا ❁ کام کاج بند ہو گیا ❁ نوکری چلی گئی ❁ بیماری آگئی ❁ غرض کچھ بھی مشکل آگئی، اب اس کا وَبال کالی بِلّی پر، کسی بیچارے اندھے پر، ستاروں پر نہ ڈالئے! یعنی بدشگونی نہ لیجئے! وظیفہ پڑھیئے! حَسْبُنَا اللہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل...!! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! مشکلات آسان ہو جائیں گی۔

شجرہ عالیہ قادریہ عطّاریہ میں ہے: روزانہ بعد نماز فجر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور بعد نماز مغرب دس دس بار پابندی سے یہ دعا پڑھنے والے کے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تمام

1... عمل الیوم واللیلہ لابن سنی، صفحہ:63، حدیث:71۔

جائز کام بنیں گے اور دشمن بھی مغلوب ہو گا۔[1]

حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾

(پارہ:11، التوبہ:129)

تَرْجَمۂ کَنزُالعِرفان: مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

نبیوں، وَلِیُّوں سے مدد مانگنا کیسا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کے آخر میں ایک بہت اَہَم وَضَاحت بھی سُن لیجئے! ❁ حَسْبُنَا اللّٰہُ کا مطلب ہے: ہم اللہ پاک پر بھروسا رکھتے ہیں ❁ حَسْبُنَا اللّٰہُ کا مطلب ہے: جبکہ اللہ پاک میرے ساتھ ہے، لہٰذا میں کسی مشکل سے نہیں گھبراتا ❁ حَسْبُنَا اللّٰہُ کا مطلب ہے: جبکہ اللہ پاک میرے ساتھ ہے، میں رستے کی کسی رُکاوٹ سے نہیں ڈرتا ❁ حَسْبُنَا اللّٰہُ کا مطلب ہے: جبکہ اللہ پاک میرے ساتھ ہے، لہٰذا میرے حوصلے بلند ہیں، لہٰذا میں باہمت ہوں، لہٰذا مجھے خطرہ نہیں، مجھے کوئی خوف نہیں ہے۔

لیکن حَسْبُنَا اللّٰہُ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے اللہ کافی ہے ❁ لہٰذا میں نبیوں وَلِیُّوں سے بے نیاز ہو گیا ❁ حَسْبُنَا اللّٰہُ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یارسولَ اللہ کہنا شرک ہو گیا ❁ حَسْبُنَا اللّٰہُ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یاغوث کہنا شرک ہو گیا۔ نہیں، نہیں...!! اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے، آیئے! میں آپ کو ایک آیتِ کریمہ سُناتا ہوں، اللہ پاک فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ	تَرْجَمۂ کَنزُالعِرفان: اے نبی!

1... شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، صفحہ:27۔

اے ہمارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم!

حَسْبُكَ اللّٰهُ | تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اللہ تمہیں کافی ہے

آپ کو اللہ کافی ہے۔ یہاں سے اب بات سمجھنے کی ہے، کیا صِرْف اللہ کافی ہے؟ یا ساتھ میں کچھ اور بھی ہے؟ فرمایا:

وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ | تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جو مسلمان تمہارے پیروکار ہیں۔

(پارہ:10، الانفال:64)

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو آپ کا رَبِّ کریم بھی کافی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ جو آپ کے صحابہ ہیں، آپ کا کلمہ پڑھنے والے پکّے سچّے مسلمان ہیں، یہ بھی آپ کو کافی ہیں۔

مَعْلُوم ہوا؛ ہمیں اللہ کافی ہے، ضرور کافی ہے مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنا، نبیوں وَلیّوں سے مدد مانگنا شِرْک ہے۔ نہیں...!! نہیں...!! بے شک اللہ ہی کافی ہے، بے شک اللہ ہی مددگار ہے مگر وہ مدد مختلف طریقوں سے فرماتا ہے۔ میں ایک مثال کے ذریعے عرض کروں؛ رازِق کون ہے؟ اللہ پاک۔ وہی سب کو رِزْق عطا فرماتا ہے لیکن ہم اللہ پاک کے اُس رِزْق کو حاصِل کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں؟ ❁ دُکان کھولتے ہیں ❁ کاروبار کرتے ہیں ❁ محنت مزدُوری کرتے ہیں ❁ کیوں؟ رازِق تو اللہ پاک ہے، پھر ہم دُکان پر کیوں جاتے ہیں؟ یقیناً معمولی عقل رکھنے والا مسلمان بھی یہی کہے گا کہ رازِق اللہ پاک ہی ہے، اُس نے رِزْق عطا فرمانے کے انداز مختلف رکھے ہیں، کسی کو دُکان کے ذریعے رِزْق ملتا ہے، کسی کو محنت مزدوری کر کے ملتا ہے، کسی کا رِزْق ملازمت میں رکھا گیا۔

بالکل اسی طرح ہمیں اللہ پاک کی رحمت کافی ہے، اللہ پاک کی مدد کافی ہے مگر یہ مدد ❁ کبھی کعبے سے ملتی ہے ❁ کبھی بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے عطا ہوتی ہے ❁ کبھی غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دروازے سے ملتی ہے ❁ کبھی داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دربار سے ملتی ہے ❁ کبھی خواجہ اجمیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دَرِ دَوْلت سے نصیب ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ بالکل درست ہے کہ ہمیں اللہ کافی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ یارسولَ اللہ! مدد! کہنا، یاغوث! المدد! پُکارنا بھی بالکل درست ہے کیونکہ اللہ پاک کے رسول، رسولِ مَقْبُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جو مدد فرمائیں گے، غوثِ پاک جو مدد فرمائیں گے، وہ بھی حقیقت میں اللہ پاک ہی کی مدد ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ﴿۶۲﴾ (پارہ:10، الانفال:62)

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: تو بیشک اللہ تمہیں کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعے تمہاری تائید فرمائی۔

معلوم ہوا؛ ہمیں اللہ کافی ہے، کیسے کافی ہے؟ یُوں کہ کبھی وہ خُود اپنی خاص مدد سے ہمیں نوازتا ہے، غیب سے ہمارے لئے اَسْباب پیدا فرما دیتا ہے اور کبھی یُوں کافی ہو جاتا ہے کہ کسی نیک مؤمن کو ہمارا مددگار بنا دیتا ہے۔ لہٰذا اللہ پاک غیب سے ہمارے لئے اَسْباب پیدا فرمائے، تب بھی اللہ پاک ہمیں کافی ہے اور اگر رَبِّ کریم غوث و خواجہ کو، داتا حُضُور اور اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہم وغیرہ وَلِیُّوں کو ہمارا مددگار بنائے، تب بھی ہمیں اللہ ہی کافی ہے۔ ہمیں تو رَبّ کی مدد دَرْکار ہے، وہ چاہے غیب سے ملے یا نبیوں، وَلِیُّوں کے ذریعے ملے، ہر طرح سے قبول ہے۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

(شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، صفحہ:27)

وضاحت: اے پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! ہمارا پروردگار تو بس وہی اکیلا رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے جس نے آپ کو سراپا کرم اور ہمہ تن بخشش و عطا بنایا ہے اور اس وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ نے ہمیں ❁ کرم کی خیرات ❁ گناہوں کی بخشش ❁ اور شفاعت کی بھیک مانگنے کے لئے آپ کی بارگاہ کا راستہ دکھایا ہے اور آپ کو یہ شان عطا کی ہے کہ دوجہاں کے خزانے عطا کرکے یہ ارشاد فرمایا: وَاَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ (ترجمۂ کنزالعرفان: اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو) اے غریبوں کے لئے آسرا اور سہارا پیدا کرنے والے رب! حمد کے لائق تو صرف تیری ہی ذات ہے۔

آخر نبیوں، وَلِیّوں سے کیوں مانگیں؟

بعض لوگ یہ سُوال کیا کرتے ہیں کہ چلو مان لیا! اَوْلیائے کِرام رَحمۃُ اللہِ علیہم مدد گار ہیں مگر جب اللہ پاک خُود ہماری سنتا بھی ہے، ہماری مدد بھی فرماتا ہے، پھر آخر ہم بندوں سے مدد مانگیں ہی کیوں؟ صِرف اللہ پاک ہی سے مدد مانگا کریں۔

بڑا اَہَم سوال ہے، بہت سارے خوش عقیدہ لوگ بھی اس شیطانی وسوسے کا شِکار ہو سکتے ہیں۔ اس کا جواب کیا ہے؟ آیئے! ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں۔ حدیثِ حَسَن ہے یعنی سند کے اِعتبار سے اس حدیث میں کلام نہیں، بہت سارے محدِّثین نے اس حدیث کو ذِکْر کیا اور بڑے بڑے عُلَما و مُحَدِّثین نے خود اس حدیثِ پاک کا تَجْرِبَہ بھی کیا ہے، کیا حدیث شریف ہے؟ سنئے!

بدری صحابی حضرت عُتْبَہ بِنْ غَزْوَان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں: اللہ پاک کے مَحْبُوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو اور ہو بھی سُنْسَان جگہ پر جہاں کوئی مددگار نہ ہو، ایسی حالت میں اگر وہ مدد چاہے تو یوں کہے: یَا عِبَادَ اللّٰہِ أَغِیثُونِی، یَا عِبَادَ اللّٰہِ أَغِیثُونِی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو! اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو![1]

اب دیکھئے! یہ تعلیم کون دے رہا ہے؟ ❁ ہمارے آقا، ہمارے ہادی، ہمارے راہنما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! دُنیا کی وہ ہستی جو سب سے بڑے توحید پرست ہیں ❁ وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جو سب سے بڑھ کر اللہ پاک کی پہچان رکھنے والے ہیں ❁ وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جو سب سے زیادہ توحید کا چرچا کرنے والے ہیں ❁ وہ ہادِی و راہنما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ اگر تم ایسی جگہ ہو، جہاں بظاہِر کوئی مددگار نظر نہیں آرہا، ایسی جگہ اگر مدد چاہئے ہو تو کس کو پُکارو! اللہ کے بندوں کو...!

غور فرمایئے! کیا محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم (مَعَاذَ اللہ!) نہیں جانتے کہ اللہ پاک مددگار ہے تو اسی سے مدد مانگی جائے، انہوں نے ہی تو ہمیں اللہ پاک سے مانگنا سکھایا ہے، یعنی جن مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اللہ پاک سے مانگنا سکھایا ہے، وہی مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ترغیب دِلا رہے ہیں کہ اللہ پاک کے بندوں سے مانگا کرو! اور بندے بھی وہ جو بظاہِر نظر نہیں آرہے، آنکھوں سے غائِب ہیں، لہٰذا جن کی تعلیم پر اللہ پاک سے مانگتے ہیں، انہی کی ترغیب پر ہم اَولیائے کرام رَحمۃُ اللّٰہِ علیہم سے بھی مدد مانگا کرتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں قرآن و سُنّت کے مطابق دُرُست عقائد و نظریات اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے، ہمارا رَبِّ کریم! ہمیں مشکلات اور پریشانیوں سے نجات نصیب فرمائے۔

1... معجم کبیر، جلد:7، صفحہ:48، حدیث:13737۔

نیک عمل نمبر 18 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! خود کو بدشگونی جیسی نحوست سے بچانے، تَوَکُّل جیسی عظیم نعمت حاصل کرنے، ہر طرح کے حالات میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا ہونے کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائے، 12 دینی کاموں میں عملی طور پر شرکت کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دنیا و آخرت کی ڈھیروں برکتیں حاصل ہونگی، 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام نیک اعمال کا رسالہ فِل کرنا بھی ہے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 18 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ **حدیثِ پاک میں ہے:** تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] ❁ قرآنِ مجید اللہ پاک کی کتاب ہے ❁ بندوں کے نام رَبِّ کریم کا پیغام ہے ❁ **مگر افسوس!** آج مسلمان قرآنِ کریم سے بہت دُور ہوتے جا رہے ہیں ❁ بہت لوگوں کو دیکھ کر بھی دُرست قرآنِ مجید پڑھنا نہیں آتا ❁ جو پڑھ لیتے ہیں وہ بھی تَجْوِید اور مخارج کی ایسی غلطیاں کرتے ہیں، جن کے سبب نماز ہی نہیں ہوتی۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی مختلف مساجد اور مارکیٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر مدرسۃ المدینہ بالغان کی کلاسز لگا کر قرآن کا فیضان عام کرنے میں مَصْرُوف ہے ❁ جس میں دُرُست تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے ❁ فرض عُلُوم بھی بتائے جاتے ہیں ❁ سنتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں اور ❁ ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ آپ بھی اس میں شرکت کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... بخاری، 3/410، حدیث: 5027۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبَّت کی اس نے مجھ سے مُحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شَیخِ طریقت ، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے جوتے پہننے کے چند مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶) ☆ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ☆ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا ☆ اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔

(بُخاری، ۴/۶۵، حدیث ۵۸۵۵)

﴿اعلان﴾

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

1 … تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

﴾یاد دہانی﴿

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ

1…کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کر لی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 23 جولائی 2026ء

(1): سنتیں اورآداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعایاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے ☆کسی نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُودَاوٗد، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹) ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ☆(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"ستاروں کو دیکھتے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پ4، آل عمران: 191)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! تو نے اس کو بے کار نہ بنایا۔ پاکی تیرے لیے، پس ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا لے۔ (خزینۂ رحمت، ص70)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3) ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4) رات میں

1 . . . جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

سورۃُالملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُالاِخلاص پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8) 313بار دُرُود شریف پڑھے؟(9)آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12) 12منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13) اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) غُصّے کا عِلاج کیا؟(15) اپنا جائزہ لیا؟(16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18)مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان)میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23) گھر درس ہوا؟(24) مسجد درس دیا یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) ایک مُشت داڑھی ہے؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبْلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد یا صلٰوۃُ اللَّیل پڑھی؟(34)اَوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبْلِیہ پڑھیں؟(36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستِعمال نہیں کی؟(38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوتِ اسلامی کا چینل" دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟(47)ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیر و مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49) اِسراف سے بچے؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57)اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59)ہفتہ وار اِجتِماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60)ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61)مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)علاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد